دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	25512	نام	نقیب شاہ	مطلوب عمومی
تاریخ	5/16/2015	پتہ	پشین بلوچستان	
رابطہ نمبر		موضوع	نماز	
ای میل		کاتب	داد محمد خان	

محترم مفتي صاحبان اسلام علیکم ورحمت اللہ و برکاۃ کیا راے ھے اھل علم کا اس شخص کے بارے میں جو ایسی امامت کرے کہ نماز طویل پڑھاے یعني قراءت طویل کرے، بھت اونچي آواز سے کرے جس سے نمازیوں کو کوفت ھو اور مقتدیوں کي تعداد کے اعتبار سے بھت اونچی ھو اور مسجد سے باھر گلیوں تک سنائي دے. رکوع اور سجدہ طویل کراے یعني تین تسبحات سے زیادہ ھو. بعد از نماز دعا لمبي کراے یعني "اللھم انت سلام و منک سلام تبارکت یاذالجلال ول اکرام" کے ساتھ مزید اور لفظوں کا اضافہ کرے جبکہ ھمارے اکابرین ک مطابق مزکورہ دعا میں مزید الفاظ کا اضافہ سنت سے ثابت نھں ھے. اور اسکے علاوہ عصر اور فجر کے بعد اونچی اور لمبي دعا ھو جس سے دعا کا خشوع متاثر ھو. امام صاحب کے اس مجموعی طرز عمل سے مجبور ھو کر بعض نمازي دوسري مسجد میں یا بغیر جماعت کے نماز پڑھنے لگے ھوں. جبکہ امام صاحب کي توجو بارھا مذکورہ مسلے کي طرف دلائ گئ ھو. آپ حضرات کي خدمت میں دو سوال عرض ھیں. 1. کیا امام صاحب کا موجودہ طرز عمل سنت کے مطابق ھے ؟ 2. امامت کا مسنون طریقہ کیا ھے اور امام کو کن امور کا خیال رکھنا چاھیے ؟

الجواب حامداً و مصلیاً

امام صاحب موصوف کو چاہیئے کہ مقتدیوں کی رعایت رکھتے ہوئے نماز ہلکی اور مختصر پڑھائے
امام صاحب موصوف کا مذکور طریقہ نماز بھی اگرچہ فی نفسہ جائز ہے مگر ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا جس سے نمازیوں میں نفرت و انتشار پھیلے جائز نہیں ہے۔ لہذا بقدر ضرورت آواز بلند کرے نیز رکوع اور سجود میں تسبیحات تین تین دفعہ سے زیادہ نہ پڑھے اور دعا میں بھی اختصار سے کام لے جبکہ مقتدیوں کو بھی امام کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اعتراض والے رویہ سے اجتناب کی ضرورت ہے۔

کما فی اعلاء السنن: عن ابی مسعود الأنصاری قال: جاء رجل إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لأتأخرعن صلاۃ الصبح من أجل فلان مما یطیل بنا فما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم غضب فی موعظۃ قط أشد مما غضب یومئذ، فقال: یایھا الناس ان منکم منفرین، فأیکم أم الناس فلیوجز، فان من وراءہ الکبیر والضعیف وذا الحاجۃ۔ رواہ مسلم۔

قال الشارح: إن فی قولہ: "فایکم أم الناس فلیوجز" الی قولہ وقد قال بعض الفقہاء: انہ لایزید الامام علی ثلاث تسبیحات فی الرکوع والسجود اھ (ج۴، ص۲۸۵)۔

وفی فتح الملھم: عن انس بن مالک انہ قال ماصلیت وراء امام قط أخف صلاۃ ولا أتم صلاۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال الشارح تحت قولہ: "اخف صلاۃ ولا أتم" (الی قولہ) والمذھب عندنا انہ لاینبغی للامام ان یطیل التسبیح أو غیرہ علی وجہ یمل بہ القوم بعد الاتیان بقدر السنۃ (الی قولہ) ولا ینبغی أن ینقص عن قدر أقل السنۃ من القراءۃ والتسبیح لملھم۔ اھ (ج:۳ ص۵۹۶)

جاری ہے ــــــ

وفی البحر الرائق: قوله وتطویل الصلاة ای وکره للامام تطویلها للحدیث اذا أم احدکم الناس فلیخفف (الی قوله) أراد بالتطویل مازاد علی القدر المسنون کما فی سراج الوهاج إلی قوله وأطلق فی التطویل فشمل اطالة القراءة أو الرکوع أو السجود أو الأدعیة اهـ (ج ۱، ص ۳۵) — واللہ اعلم بالصواب

دانش خان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶
۲۵-۲-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر خان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷ / ۲ / ۱۴۳۷ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۷
۲۷ صفر ۱۴۳۷ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۲۵۵۱۲
۱۴۳۷/۳/۲
جامعہ بنوریہ العالمیہ

16/12/15